کشمیر۔۔۔بنام عالمی ضمیر

تحریر: مولانا سید وصی مظہر ندوی
مدیر اعلیٰ ہفت روزہ فروغ

تحریک استحکام کی مجلس عاملہ نے ۲۰۔اکتوبر کو اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں کشمیری حریت پرستوں کی جدوجہد آزادی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد فیصلہ کیا کہ تحریک استحکام پاکستان اپنے تمام ممکنہ وسائل سے کام لے کر کشمیریوں کی ولولہ انگیز جدوجہد آزادی کی بھرپور تائید و حمایت کرے گی۔ اس مقصد کے لئے ذرائع ابلاغ کا تعاون بھی حاصل کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ہر قسم کی اخلاقی، مادی، سیاسی اور سفارتی امداد بھی فراہم کی جائے گی۔

اسی شام تحریک استحکام پاکستان کے زیر اہتمام دینی جرائد کے مدیران کرام کا اجلاس بھی منعقد ہوا جس میں پاکستان کے مختلف حصوں سے تیس دینی جرائد کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں بھی دوسرے امور کے علاوہ مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلہ میں دینی حلقوں کی ذمہ داریوں پر غور کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ مسئلہ کشمیر کی اہمیت و نزاکت کے سلسلے میں عالم اسلام کو پوری طرح باخبر کرنے کے لئے سفارتی ذرائع کے علاوہ دینی جرائد کے منتظمین بطور خاص اس امر کا اہتمام کریں کہ اپنے اپنے رسائل و جرائد میں جس حد تک ممکن ہو عربی صفحات بھی شامل کریں۔ جن میں بطور خاص مسئلہ کشمیر کے مختلف پہلوؤں پر پاکستانی موقف کی وضاحت کی جائے اور اس ضمن میں ملت اسلامیہ کو اس کے فرائض سے آگاہ کیا جائے۔

ذرائع ابلاغ سے حصول تعاون کے سلسلے میں ابتدائی اقدام کے طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ تحریک استحکام پاکستان کی طرف سے موقر اخبارات و جرائد کو ایسا مواد فراہم کیا جائے جو مسئلہ کشمیر کے تاریخی پس منظر اور اس کے پرامن تصفیہ کی اہمیت واضح کر سکے۔ اس سلسلے میں ہفت روزہ "فروغ" کے مدیر اعلیٰ اور ممتاز عالم دین مولانا سید وصی مظہر ندوی جو قومی اسمبلی کے رکن اور مذہبی امور کے وفاقی وزیر بھی رہ چکے ہیں کا یہ مضمون شائع کیا جارہا ہے۔

اکتوبر کا آخری ہفتہ کشمیر اور اہل کشمیر کی اس بلند آہنگ فریاد کا ہفتہ ہے جس کے پیچھے بے پناہ جبر و بربریت کے مقابلے میں جہاد، شہادت اور صبر و استقامت کی طویل، ایمان افروز تاریخ ہے۔

۲۴۔اکتوبر ۴۷ء کا دن وہ تاریخی دن ہے جب ظالم ڈوگرہ حکومت کے خلاف باشندگان کشمیر کی طویل جدوجہد نے اس حد تک کامیابی حاصل کرلی تھی کہ کشمیر کا ایک بڑا حصہ آزاد ہو گیا۔ آزاد جموں و کشمیر حکومت قائم کر دی گئی اور مجاہدین حریت کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے سری نگر کے دروازے پر دستک دینے لگے۔

لیکن دین اسلام کی حلقہ بگوش ۸۵ فی صد اکثریت کو غلام بنائے رکھنے کی جس سازش کا آغاز ۱۹۳۹ء میں کشمیر نیشنل کانفرنس کی بنیاد ڈال کر کیا گیا تھا۔ اس کی تکمیل اس طرح کی گئی کہ ۲۴۔اکتوبر کو سری نگر کے ہندو راجہ نے کشمیر کا الحاق بھارت کے ساتھ کرنے کی درخواست دی اور ۲۷ اکتوبر کو بھارت کے انگریز گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے نہ صرف اس درخواست کی بنیاد پر کشمیر کا بھارت کے ساتھ عارضی الحاق قبول کر لیا، بلکہ اسی دن بھارتی فوجوں کو سری نگر میں اتار دیا۔

الحمدللہ اس سال ۲۴۔اکتوبر کو باشندگان آزاد کشمیر نے کنٹرول لائن کی طرف پیش قدمی کر کے مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین کے ساتھ اپنی یکجہتی کا مظاہرہ کیا اور ۲۷۔اکتوبر کو تمام اہل کشمیر نے بھارت کے سامراجی اقدام کے خلاف اظہار نفرت کے لئے یوم سیاہ منایا۔

بھارت کے ساتھ کشمیر کا یہ عارضی الحاق جس کو بھارت یکطرفہ طور پر مستقل قرار دے کر کشمیر کو بھارت کا "اٹوٹ انگ" قرار دے رہا ہے ہر لحاظ سے غیر آئینی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی ہے کیونکہ:

۱۔ برصغیر کی تقسیم کا بنیادی اصول یہ تھا کہ پاکستان سے ملحقہ مسلم اکثریت کے علاقے پاکستان میں شامل ہوں گے، لیکن اس اصول کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے گورداسپور ضلع کی بعض تحصیلوں کو ریڈ کلف ایوارڈ کے ذریعے بھارت میں شامل کرنے کا فیصلہ حاصل کیا گیا تاکہ بھارت کی سرحدیں کسی نہ کسی طرح کشمیر سے جا ملیں اور بھارت کو کشمیر پر قبضہ کرنے کا بہانہ اور راستہ ہاتھ آجائے۔

۲۔ بھارت کے ساتھ کشمیر کا یہ الحاق برصغیر کی پانچ سو کے قریب آزاد یا نیم خودمختار ریاستوں کو پاکستان یا بھارت سے ملحق کرنے کے اس اصول کے بھی خلاف تھا، جس کے مطابق پاکستان سے متصل ۸۵فیصد مسلم اکثریت والی ریاست، کشمیر کو لازماً پاکستان میں شامل ہونا چاہیئے تھا۔

۳۔ بھارت کے ساتھ کشمیر کے الحاق کا یہ فیصلہ کشمیر کی بھاری اکثریت کی مکمل نمائندگی کا حق رکھنے والی جماعت آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی قرارداد کے بھی خلاف تھا۔ جس میں پورے جموں و کشمیر کو پاکستان کے ساتھ ملحق کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

۴۔ بھارت کے ساتھ کشمیر کا یہ الحاق جو کشمیر کے ہندو راجہ کی درخواست پر عمل

میں لایا گیا۔ اس لحاظ سے بھی غیر قانونی تھا کہ اس الحاق سے تین روز قبل آزاد جموں و کشمیر کی حکومت اسے معزول کر چکی تھی اور وہ خود سری نگر سے بھاگ کر جموں میں پناہ لے چکا تھا۔

۵۔ راجہ ہری سنگھ کی الحاق کی درخواست بین الاقوامی قانون کے بھی خلاف تھی۔ کیونکہ ہری سنگھ خود ۱۵۔ اگست ۴۷ء کو یعنی الحاق کی درخواست سے دو ماہ گیارہ دن قبل حکومت پاکستان سے حالات کو جوں کا توں باقی رکھنے کا معاہدہ کر چکا تھا۔ ظاہر ہے کہ بھارت کے ساتھ الحاق کرنا اس معاہدے کی صریح اور شدید خلاف ورزی تھی۔

۶۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ راجہ ہری سنگھ بجائے خود، کشمیر کا قانونی حکمران بھی نہ تھا کیونکہ اسے ریاست کی حکمرانی اپنے دادا گلاب سنگھ کی وراثت کے طور پر ملی تھی۔ جس نے ۱۸۴۶ء میں ریاست کو باشندوں سمیت ۸۵ لاکھ نانک شاہی روپیہ میں خریدا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ بیع نامہ سراسر غیر قانونی اور غیر انسانی تھا۔ اس بیع نامے کے تحت گلاب سنگھ اور اس کے خاندان کو ریاست پر حکمرانی کرنے کا کوئی اخلاقی جواز حاصل نہیں ہوتا۔

۷۔ بھارت کے ساتھ کشمیر کے الحاق کا فیصلہ اس لحاظ سے بھی ناجائز اور باطل ہے کہ بھارت خود مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں لے گیا۔ اقوام متحدہ کی اس قرارداد کی رو سے جنگ بندی عمل میں آئی جس میں طے کیا گیا تھا کہ کشمیر کے الحاق کا فیصلہ کشمیری باشندے آزادانہ رائے شماری کے ذریعے کریں گے۔ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۸ء تک اقوام متحدہ نے چھ سے زائد قراردادوں کے ذریعے اپنے اس فیصلے کی توثیق بھی کی۔ یہی نہیں بھارت نے بھی ہر بار اس فیصلے پر عمل درآمد کرنے کا وعدہ کیا۔

بھارت تو بلاشبہ اپنے اس وعدے سے پھر چکا ہے کیونکہ وہ چانکیہ کی سیاست کے اس اصول پر کاربند ہے جس کے تحت اپنے مفاد کے لئے دھوکا دینا یا معاہدے سے انحراف کرنا بالکل جائز ہے۔ لیکن عالمی ضمیر کہاں سو گیا ہے۔ وہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت پر بھارت کے اس ڈاکے کو کیوں برداشت کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ خود اپنے فیصلوں پر عمل در آمد کروانے کے لئے کیوں تیار نہیں۔

باشندگان کشمیر ان سوالات کے جواب پر بہت مدت تک غور کرتے رہے اور اس صورت حال کے خلاف آواز بھی بلند کرتے رہے۔ لیکن جب عالمی ضمیر کو جھنجھوڑنے کی ہر پرامن کوشش ناکام ہو گئی وہ خوابیدہ ہونے کے بجائے بالکل مردہ محسوس ہونے لگا تو تب باشندگان کشمیر نے اپنے موجودہ جہاد کا آغاز بھارتی انتخابات کے مکمل مقاطعہ سے کیا۔ آج مجاہدین کے لہو سے مقبوضہ کشمیر میں جہاد حریت کا وہ درخشاں باب لکھا جا رہا ہے جس کی ایک ایک سطر قیامت تک تمام مظلوموں کے خون کو گرماتی رہے گی اور ان کو منزل جہاد کی طرف گامزن ہونے کی دعوت دیتی رہے گی۔

اس جہاد حریت میں بھارتی فوج کے درندے اب تک ۳۲ ہزار سے زائد مسلمان، مردوں، عورتوں اور بچوں کو شہید کر چکے ہیں۔ شدید زخمیوں کی تعداد بھی شہداء کی تعداد کے لگ بھگ ہی ہے۔ پچاس ہزار سے زائد کشمیری مسلمان بھارتی جیلوں، اذیت گاہوں اور تفتیشی مراکز میں ناقابل بیان مظالم کا شکار بنائے جا رہے ہیں۔ کشمیری خواتین کی اجتماعی آبروریزی، پچاس ہزار کے قریب دوکانوں اور مکانوں کو نذر آتش کرنا اور مکینوں کو زندہ جلا دینا بھارتی فوجیوں کے دل پسند مشغلے ہیں۔ لیکن

برھتا ہے ذوق جرم یہاں ہر سزا کے بعد

کشمیری مجاہدین کی جدوجہد آزادی کا دائرہ روز بروز وسیع بھی ہو رہا ہے اور زیادہ موثر بھی۔ مجاہدین کے ہاتھوں اب تک دس ہزار سے زائد بھارتی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں، بھارتی فوج کی بہت سی تنصیبات تباہ کر دی گئی ہیں جس کی وجہ سے یہ فوجی اب مجاہدین کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں اور اپنی جانیں بچاتے پھرتے ہیں۔

ان فوجی کامیابیوں کے علاوہ اخلاقی میدان میں بھی کشمیری مجاہدین نے عظیم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ مقبوضہ کشمیر سے شراب خانے، وڈیو مراکز سینما اور بیوٹی پارلر جیسے فحاشی کے اڈے ختم کئے جا چکے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں نے اپنے عزم اور اپنے شوق جہاد سے آزاد کشمیر کے باشندوں کو اور زیادہ سرگرم عمل کر دیا ہے۔ آج صورت حال یہ ہے کہ حکومت پاکستان ان کی اخلاقی اور سیاسی تائید کرنے کے لئے کمر بستہ ہو چکی ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان مسلم ممالک کی کئی حکومتیں مثلاً سعودی عرب، اسلامی جمہوریہ ایران اور ترکی وغیرہ نے کھل کر کشمیری عوام کا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے۔

غیر مسلم دنیا بھی اب کشمیر کے مسئلے سے زیادہ عرصے تک آنکھیں نہیں چرا سکتی۔ محسوس ہو رہا ہے کہ اب دنیا کا خوابیدہ بلکہ نیم مردہ ضمیر جاگ کر اپنی ذمہ داری پوری کرنے پر مجبور ہو چکا ہے۔ مجاہدین سے ہماری درخواست بس یہی ہے کہ

تیز ترک گامزن منزل مادور نیست